اخوت اسلامی

آیۃ اللہ علامہ سید محمد رضی کراچی، پاکستان

اسلامی اخوت و برادری ہی مسلمانوں کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ اہم بنیاد ہے۔ ہجرت سے قبل مکہ میں بھی یہی اخوت و یگانگت مسلمانوں کا اپنے دشمنوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ مؤثر ہتھیار تھا اور جب ہجرت کے بعد حضورؐ انور اور تمام مسلمان مدینہ میں آ گئے تو یہاں بھی اسی اخوت نے ان کی زندگی اور ترقی میں سب سے بڑا کردار ادا کیا۔

کون نہیں جانتا کہ بعثت سرور کائنات سے پیشتر انسانی جان و مال کی کوئی بھی قیمت باقی نہ رہی تھی۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے برسرِ پیکار تھا، ایک آدمی اپنے دوسرے انسانی بھائی کا گلا کاٹنے اور اس کا خون بہانے کے لئے تیار رہتا تھا۔ خونریزی اور لوٹ مار کی وجہ سے عرب کا چپہ چپہ بدامنی کا مرکز بن گیا تھا۔ سرداری اور اقتدار صرف اسی کو میسر تھا جس کے بازوؤں میں طاقت اور ہاتھ میں تلوار تھی۔ مظلوم اور بے بس لوگوں کی قسمت میں بربادی اور غلامی کے سوا کچھ نہ تھا۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی اخوت کا اعلان کر کے لوگوں کو بتایا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے چاہے وہ غریب ہو یا امیر ہو، غلام ہو یا آقا ہو، حاکم ہو یا محکوم ہو۔ یہی وہ الٰہی پیغام تھا جو حضورؐ انور کے ذریعہ سے انسانوں تک پہنچایا گیا تھا اور قرآن حکیم نے ان لفظوں میں بیان کیا تھا:

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا۔

(سورۂ آل عمران، آیہ: ۱۰۳)

اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر ایسی ہی حالت میں کہ تم سچے مسلمان ہو اور دیکھو تم سب کے سب مل کر الٰہی رشتہ کو مضبوط تھامے رہو اور آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ اور تم اپنے اوپر اللہ کے احسان کو یاد رکھو کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے مگر یہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا پھر تو تم سب آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

اسی طرح سورۂ انفال، آیت ۴۶ میں اللہ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ۔

مسلمانو! تم آپس میں جھگڑے نہ کرو یعنی بھرپور اتحاد اور نظم وضبط کے ساتھ زندگی بسر کرو کیونکہ اگر تم میں اتحاد نہ رہا اور آپس میں جھگڑتے رہے تو ہمت ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اسی طرح سورۂ حجرات آیت ۱۰ میں ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ

وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

اہل ایمان تو آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان میل جول کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اسی اخوت و اتحاد نے ان بے سروسامان، غریب و نادار اور بے یار و مددگار مسلمانوں کو جن کے پاس نہ تو دولت ہی تھی اور نہ سامان معیشت۔ نہ ان کے پاس اپنے دشمنوں کا دفاع کرنے کے لئے سامانِ جنگ تھا اور نہ افرادی طاقت تھی، چند ہی دن میں دنیا کی عظیم ترین سلطنتوں اور منظم ترین لشکروں کے لئے قابل تسخیر بنا دیا تھا۔ اسی اخوت نے مسلمانوں کے اندرونی تمام جھگڑے مٹا ڈالے اور بدترین دشمنوں کو بہترین دوستوں میں تبدیل کر دیا اور اس دینی رشتہ اخوت کو خاندانی اور خونی رشتوں سے بہت زیادہ مستحکم بنا دیا۔ نظر سے نظر ملی، قدم سے قدم ملے اور دل سے دل مل گئے۔ فارسی کی مثل ہے ''دو دل یک شود بشکند کوہ را'' دو دل اگر ایک ہو کر متحد ہو جائیں تو بڑے سے بڑے پہاڑ بھی اُن کے سامنے ٹھم نہیں سکتے۔

سرور کائناتؐ نے جس اتحاد کی تعلیم دی تھی وہ صرف زبانی اتحاد نہ تھا، وہ عزم و ارادے کا اتحاد تھا۔ لباس اور رنگ زبان اور خطہ کا اتحاد نہ تھا بلکہ وہ دلوں اور روحوں کا اتحاد تھا۔ وہ اللہ کی بندگی اور دینی برادری کا اتحاد تھا جس کی بدولت مدینہ کے چند مسلمان بھوکے مزدوروں اور کسانوں کے قدموں کے سامنے چند ہی روز میں قیصر و کسریٰ کے تاج لوٹتے ہوئے نظر آنے لگے۔ اسی جذبۂ اتحاد نے حاکم و محکوم کا فرق مٹا دیا اور سب کو ایک ہی صف میں لا کر کھڑا کر دیا۔ امراء اور روساء کے دلوں میں غریبوں کے دکھ درد کا احساس پیدا ہوا اور ساتھ ہی غریبوں اور غلاموں کے دلوں میں امیروں اور آقاؤں کی محبت بھی ابھرنے لگی کیونکہ اسلام نے اس قسم کے تمام تفرقوں کو صرف اوپر ہی سے نہیں جڑ سے اکھاڑ دیا تھا۔ ہجرت کے بعد حضور انورؐ نے مدینہ میں آتے ہی مسلمانوں کو جس بات کی سب سے پہلے تعلیم دی تھی وہ یہی آپس کا اتحاد و اتفاق تھا۔ آپ نے مہاجرین و انصار میں سے ہر ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا جس کے بعد مدینہ کے انصار کی یہ حالت ہوئی کہ انھوں نے مہاجرین یعنی اپنے ان دینی اور اسلامی بھائیوں کو اپنے ترکہ میں اور اپنی جائیدادوں میں بھی شریک بنا لیا اور اپنی کوئی بڑی سے بڑی قیمتی چیز بھی اپنے ان دینی بھائیوں سے عزیز نہ کی اور یہی حالت خود مہاجرین کی بھی تھی کہ وہ اپنے انصاری بھائیوں کے پسینے پر اپنا خون تک بہا دینے کے لئے تیار رہا کرتے تھے۔ کاش آج بھی ہم اپنے اس تابناک اور روشن ماضی کی ایک جھلک کا بھی تصور کر سکیں تو ہماری ساری مشکلیں ایک لمحہ میں ختم ہو جائیں۔

سرور کائنات نے ہمیشہ قرآن حکیم کے ارشادات اور خود اپنی مبارک حدیثوں اور سیرت طیبہ سے باہمی اتحاد و یگانگت اور اتفاق و محبت کی تعلیم دی جس کی مثال دنیا کی کسی دوسری قوم اور اس کے سربراہوں کی زندگی اور تعلیمات میں نہیں ملتی۔ یہ بلا شبہ اسی اتفاق و باہمی محبت کا نتیجہ تھا کہ مسلمان کی ابتدائی مدنی زندگی میں ان کی تعداد کی زبردست کمی، افلاس و تنگدستی، بے سروسامانی اور تمام دنیوی وسائل سے محرومی کے باوجود ان کے خود دار سروں اور طاعتِ خدا

ورسولؐ سے بھرے ہوئے دلوں کو باطل کی بڑی سے بڑی قوتیں بھی اپنے سامنے نہ جھکا سکیں اور خون، موت اور تباہی وبربادی کے ہولناک طوفان بھی ان مردانِ حق کے قدموں میں غلامی کی زنجیریں نہ ڈال سکے۔ اسلام دشمن طاقتیں پوری طرح جانتی ہیں کہ مسلمانوں کا ناقابل تسخیر ہتھیار ہمیشہ ان کا باہمی اتفاق اور ان کی اخوت ہی رہی ہے اس لئے ان کی بھرپور کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ اس اخوت وبرادری کے رشتوں کو پارہ پارہ کرکے ان میں افراتفری اور پھوٹ ڈال دیں۔ تو پھر مسلمانوں پر کسی بیرونی حملہ کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی بلکہ خود ہی اپنی موت مرجائیں گے۔ ہمیں حالات کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہمارے ماضی اور ہماری پچھلی تاریخ نے ہمیں بہت کچھ بتادیا ہے جس سے ہمیں اپنی الجھنیں اور مشکلات کو دور کرنے میں بہت بڑی مدد مل سکتی ہے اور ہم آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں کہ کس چیز میں ہماری زندگی اور ترقی ہے اور کس بات میں تباہی وبربادی ہے لیکن اگر ہم نے اپنے شاندار ماضی کو فراموش کردیا اور ذاتی وانفرادی مقاصد پر اخوت اسلامی کے تقاضوں کو بھول گئے تو ہم پھر اس کے ہولناک اور تباہ کن نتائج کے لئے بھی پوری طرح تیار رہیں جنھیں ہم کسی حالت میں بھی روک نہ سکیں گے اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دو مسلمان آدمی جب آپس کے اختلافات دور کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں اور وہ دل سے اس کام کا بیڑا اٹھاتے ہیں کہ اب ہم سچی اخوت کا ثبوت دیں گے تو پھر ان کے سامنے نہ تو کوئی شرط وقید ہوا کرتی ہے اور نہ کوئی آئین وقانون ہوتا ہے جس کی پابندی کے بغیر باہمی اخوت وبرادری وجود میں نہ آسکے۔

ان کے سامنے صرف ایک ہی قانون اور صرف ایک ہی چیز ہوتی ہے اور وہ ہے اخوت اسلامی اور اس کے حدود محض وہی ہوتے ہیں جنھیں کتاب اللہ اور سنت رسولؐ نے بتادیا ہے۔ ان حدود کی پابندی کرتے ہوئے اخوت کا بھرپور اور بلاقید وشرط مظاہرہ اسلام کی اصلی روح اور مسلمان کی حقیقی زندگی ہے۔

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا حقیقی بھائی ہے۔ اصلی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان کی عزت وآبرو اور جان ومال محفوظ رہے، ہر مسلمان کی عزت اور جان ومال یوم الحج اور کعبہ مکرمہ کی طرح محترم ہے۔

اسلام کے بدترین دشمن مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ ہمیں ان سے ہوشیار رہنا چاہئے اور ان کے اس ذلیل مقصد کو کامیاب نہ ہونے دینا چاہئے۔ ہماری پھوٹ اور نااتفاقی اسلام دشمن طاقتوں کی گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ آپس میں تبادلۂ خیال خواہ وہ کسی نوعیت کا ہو محبت وخلوص اور سچے برادرانہ جذبات کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اختلاف رائے مذہبی ہو یا سیاسی، اجتماعی ہو یا نجی اور ذاتی اس میں بہر صورت حدود الٰہیہ کی خلاف ورزی کرنا اور انھیں توڑنا فرمان خداوندی کی توہین وتحقیر ہے جس کے جواز کا ایک سچے مسلمان کے لئے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اسلام دین محبت واخوت ہے وہ نااتفاقی، پھوٹ اور عداوت ونفرت کی تعلیم نہیں دیتا۔

❁❁❁